اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

اَلْفَضْل قادیان

ایڈیٹر - غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳





| جلد ۱۹ | مطابق ۹ ذیقعد سنہ ۱۳۵۰ھ | یوم پنجشنبہ | مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۱۱ |
| --- | --- | --- | --- | --- |


## مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۴۔ مارچ دہلی سے تشریف لاکر ۱۵۔ مارچ ایک ضروری کام کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی جماعت کا امیر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو مقرر فرمایا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اس سفر میں حضور کے ہمراہ ہیں ؛

جموں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں ؛

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ انبالہ کے والد میاں محمد بخش صاحب چند روز بعارضہ اسہال بیمار رہ کر ۱۵۔ مارچ فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

---

## گیسٹ ہوس کی تعمیر کا چندہ اور ایک مخلص احمدی

مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء میں پیش ہونے والا بجٹ شائع کیا جا چکا ہے۔ جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب کرام اسے بغور ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اس بجٹ میں ایک مد چندہ تعمیر دربائے گیسٹ ہوس رکھی گئی ہے جس کے متعلق نوٹ تھا کہ "چونکہ یہ عمارت زیادہ تر امراء کے کام آئیگی اس لئے بعض صاحب ثروت احباب سے خفیف خفیف رقم اس چندہ میں لی جائے" اس نوٹ کو پڑھ کر بعض مخلصین کو شکایت پیدا ہوئی ہے۔ کہ اس چندہ میں ان کی شرکت کیوں نہیں رکھی گئی۔ اور وہ تحریر فرما رہے ہیں۔ کہ جس وقت یہ تحریک ہو۔ اس وقت انہیں بھی یاد رکھا جائے۔ تاکہ وہ بھی حسب توفیق اس چندہ کے ثواب میں شامل ہو سکیں۔ چنانچہ منشی محمد علی صاحب پٹواری کوتو نارڑ ضلع سیالکوٹ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عریضہ ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "سیدنا۔ میں نے بجٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان پڑھا ہے۔ اس میں خاص اخراجات کے محاذ میں دس ہزار روپیہ کی رقم برائے تعمیر گیسٹ ہوس رکھی گئی ہے جس کے متعلق جناب ناظر صاحب بیت المال نے لکھا ہے۔ کہ کوئی عام تحریک نہ ہوگی۔ بلکہ خاص خاص احباب پر ان کی مرضی کے مطابق کچھ کچھ رقم ڈال دی جائے گی۔" عالی جاہا! جناب ناظر صاحب کے اس نوٹ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ عام تحریک تو ہے نہیں جس سے امید کی جا سکے۔ کہ ہم تک بھی پہنچ سکے گی۔ کیونکہ یہ طبقہ امراء کے متعلق ہوگی۔ اس لئے مجھے ڈر ہے۔ کہ اگر میں خاموش رہا۔ تو شاید اس تحریک کا ہمیں علم بھی نہ ہو۔ اور چندہ وصول ہو جائے۔ اور مجھ جیسے غریب ثواب سے محروم رہ جائیں۔ کیونکہ یہ عاجز کوئی "صاحب ثروت" نہیں۔ کہ ضرور اس تحریک کے مخاطبین میں شمار کیا جائے۔ جیسا کہ حضور نے سال گذشتہ ایک نامعلوم غرض کے لئے بعض مخلصین کو تحریک فرمائی تھی۔ اور اس غلام کو اس وقت بھی یاد سے محروم رکھا گیا تھا۔ مگر مجھے اس وقت اتفاقاً ایک دوست سے حضور کا وہ ارشاد دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اور میں نے پانچ روپے جو اس تحریک میں اقل مقدار تھی ارسال کر دیئے تھے۔ اب عریضہ ہذا ارسال کر کے مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اگر یہ تحریک ایسی ہو جس کی تعمیل مجھ جیسے بھی کر سکتے ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ بندہ اس کی تعمیل کر سکے گا۔ کیونکہ جناب ناظر صاحب کے نوٹ سے ظاہر ہے۔ کہ احباب سے خفیف خفیف رقم بھی لی جا سکتی ہے۔ تو بندہ کا نام بھی نوٹ فرما لیا جائے۔ اور وقت ضرورت غلام کو اس خدمت کے لئے یاد فرما لیا جائے۔ اور نہ صرف اس خدمت کے لئے

تبلیغی رپورٹ

# بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

## امریکہ

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔اے نے جو خط ۶۔فروری کو نیویارک سے لکھا۔اس کا خلاصہ یہ ہے۔ صوفی صاحب شکاگو سے ۳۰ جنوری ۱۹۳۲ء کو نیویارک پہونچے۔وہاں ۳۱ جنوری زیر انتظام Recon Chalion Trips. مذاہب کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں جملہ مذاہب کے نمائندے موجود تھے۔ بدھ مذہب کا نمائندہ ٹوکیو (جاپان) سے آیا تھا۔صوفی صاحب کو اسلام کی نمائندگی کی دعوت دی گئی تھی۔جنہوں نے اعلےٰ تعلیمیافتہ طبقہ کے بہت بڑے مجمع میں اسلام پر شاندار اور کامیاب لیکچر دیا۔تقریر کے بعد سامعین نے اسلام کے متعلق سوالات کئے۔جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

۶۔فروری نیویارک میں عید الفطر کے دن۔ زیر انتظام Fellow Ship of Faiths ایک جلسہ کیا گیا جس میں صوفی صاحب نے عید کی حقیقت پر تقریر کی سا بعد لالہ کدار ناتھ گپتا نے اسلام کی خوبیوں پر۔سلندار ناتھ گھوش اور سید حسین صاحب نے ہندو مسلم اتحاد پر۔اور سر نیا دس دگل نے لیکچر دیئے۔جو پسند کئے گئے۔اس جلسہ کے صدر Rev. William H. Bridge. تھے۔

اس وقت صوفی صاحب موصوف اپنے مرکز شکاگو سے ایک ہزار میل کے فاصلہ پر کام کر رہے ہیں۔اور لکھتے ہیں۔کہ امریکہ میں جس قدر احمدیہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ان کی ہفتہ واری رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔کہ وہ سب خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔

## انگلستان

۱۸۔فروری کا لکھا ہوا جو خط لنڈن سے آیا ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے۔کہ

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے نماز جمعہ مسجد لنڈن میں پڑھائی۔نماز کے بعد بعض نومسلم دوست سوالات پوچھتے رہے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔

اتوار کے دن ۲۱۔احباب کی موجودگی میں قرآن مجید کا درس امام صاحب نے دیا۔اور درس میں صدقہ وخیرات کی طرف توجہ دلائی۔ نیز نماز کے ارکان وآداب وغیرہ پوری طرح سیکھنے کی ہدایت کی۔

۱۶۔فروری کو روٹری کلب میں ایک انگریز نے ہندوستان کے متعلق تقریر کی۔اور حاضرین کو مسلمانوں کے حقوق کے متعلق پورے زور سے تائید کرنے کی طرف توجہ دلائی۔اس انگریز کے بعد خانصاحب فرزند علی صاحب نے مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کے متعلق لیکچر دیا۔سامعین نے اچھا اثر قبول کیا۔

ہفتہ زیر رپورٹ میں مسٹر مبارک احمد فیولنگ اور مسٹر عمر بار نیس Barnes مظلومان کشمیر اور مسلمانان ہندوستان کے متعلق پبلک میں ہمدردی پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔

چوہدری محمد یار صاحب نے ۸۔نومسلموں کو دینیات کے سبق پڑھائے۔ علاوہ اس کے اخبارات کے ایڈیٹروں کو مظلومان کشمیر کی ہمدردی کی طرف توجہ دلاتے رہے۔چنانچہ اخبار ٹائمز۔مارننگ پوسٹ اور ڈیلی ٹیلیگراف وغیرہ نے مسلمانانِ کشمیر کی حمایت میں آواز بلند کی ہے۔

## سالٹ پانڈ۔افریقہ

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ کا جو خط اس ہفتہ ۲۸ جنوری کا لکھا ہوا پہونچا ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے۔

شمالی افریقہ میں جہاں مسلمان بے علم اور حد درجہ کے جاہل ہیں۔ اور عیسائی آزادی کے ساتھ تبلیغ کر رہے ہیں۔وہاں تبلیغ اسلام کے متعلق مقامی افسروں کی طرف سے کچھ قیود ہیں۔جن کے متعلق مولوی صاحب خط وکتابت کرتے رہے۔اور مسٹر محمد اسحاق صاحب عربک ٹیچر سالٹ پانڈ کو ۱۳۰۔بیعت کے خطوط کے جوابات دے کر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے موصول ہوئے۔تامالی میں تقسیم کرنے اور مزید حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔وہ ڈسٹرکٹ کمشنر اور پراونشل کمشنر کے بلانے پر اُن کے دفتر میں گئے۔اور اُن کے سوالات کے جوابات دیئے۔پراونشل کمشنر صاحب مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ افریقہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے حالات سے اچھی طرح واقف ہیں۔انہوں نے پوچھا۔کیا آپ لوگ اس جگہ مسجد بنانا چاہتے ہیں۔مسٹر محمد اسحاق صاحب نے کہا۔اگر آپ اجازت دیں۔تو ہم طیار ہیں۔صاحب موصوف نے کہا۔مجھے کوئی اعتراض نہیں۔پھر جماعت احمدیہ کی تعداد اور دیگر حالات دریافت کرتے رہے۔

تامالی کے علاقہ میں ۵۰۔اور افراد داخلِ سلسلۂ احمدیہ ہوئے۔ اس علاقہ کے لئے الحسن نامی نوجوان کو جو تین ماہ سے داخل سلسلہ ہو چکے ہیں۔ سلسلہ کی عربی اور احمدیہ مشن شام کی عربی کتب پڑھ چکے ہیں۔اور نہایت مخلص نوجوان ہیں۔بطور مبلغ اور معلم طیار کیا جا رہا ہے۔

سالٹ پانڈ کی جماعت نے دو ٹریکٹ "اسلام اور افریقہ" اور "ایک روشنی دیکھو" کے عنوانوں سے پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں انگریزی میں شائع کر کے علاقہ گولڈ کوسٹ۔نائیجیریا۔اور سیرالیون میں مفت تقسیم کئے ہیں۔

احباب تمام جماعتوں کی کامیابی اور مبلغین کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

# نظارت دعوت وتبلیغ کا ضروری اعلان

(۱) مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کی رپورٹ طیار کرنے کی غرض سے ضروری ہے کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے تبلیغی کام کی رپورٹ جو انہوں نے مئی ۱۹۳۱ء سے کر فروری ۱۹۳۲ء تک جس قدر اور جس رنگ میں اپنے اپنے حلقہ میں کیا۔اُس کی مختصر رپورٹ بواپسی ڈاک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(۲) صوبہ پنجاب میں جن جن اضلاع میں تنظیم ہو چکی ہے۔ان اضلاع کے نائب مہتمم تبلیغ اپنے اپنے ضلع کے اندر جو کام ہوا ہے۔ اس کی رپورٹ ضلعوار بھجوائیں۔ ناظر دعوت وتبلیغ قادیان۔

# کمال ڈیرہ میں مناظرہ

کمال ڈیرہ صوبہ سندھ میں ۲۶-۲۷ مارچ کو ایک مناظرہ قرار پایا ہے۔لہذا مولوی پیر مرید احمد صاحب مبلغ علاقہ کو وہاں پہونچ جانا چاہیئے۔انشاء اللہ مرکز سے بھی ایک یا دو مبلغ بھجوائے جائیں گے۔ اردگرد کے احمدی اصحاب اس مناظرہ کی کامیابی کے لئے پر زور جدوجہد کریں۔

# ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں شیعہ اصحاب کا اجتماع

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ۲۰۔تغایت ۲۵۔مارچ ۱۹۳۲ء شیعہ اصحاب کا اجتماع ہو رہا ہے۔معلوم ہوا ہے۔اس موقعہ پر اختلافی مسائل پر بھی ان کے واعظ لیکچر دیں گے۔

لہذا اس موقعہ پر صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مہتمم تبلیغ ٹوپی۔ ضلع پشاور اور مولوی عبد الاحد صاحب مہتمم تبلیغ ڈیرہ غازی خان ۲۰۔مارچ ۱۹۳۲ء کو ڈیرہ اسماعیل خاں پہونچیں گے۔تمام اردگرد کے احمدی اصحاب کو اس اجتماع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس موقعہ پر وفاتِ مسیح کے متعلق ایک ٹریکٹ بھی تقسیم کرنے کے لئے دو ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

# اشتمال اراضی

اشتمال اراضی کے متعلق بیرونجات کے احمدی احباب نے جہاں کہیں کچھ کام کیا ہو مہربانی کر کے اس کی مفصل رپورٹ بواپسی ڈاک لکھ کر دفتر ہذا میں بھیج دیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

# جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء

## تمام احمدی انجمنوں کے نمائندوں کی شرکت کی ضرورت و اہمیت

### ہر احمدی انجمن کا فرض

جماعت احمدیہ کی سالانہ مجلس مشاورت جس میں شمولیت کے لئے ہر احمدی انجمن کے نمائندوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی طرف سے دعوت دی جاتی ہے۔ اور جس میں سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے نہایت اہم معاملات پر امرھم شوریٰ بینھم کے ارشاد الٰہی کے ماتحت غور و خوض کیا جاتا ہے۔ اپنی اہمیت کے لحاظ سے ایک نہایت ہی ضروری تقریب ہے۔ جسے زیادہ سے زیادہ شاندار اور مفید بنانا ہر ایک احمدی انجمن کا فرض اولین ہے۔ اس کے لئے سب سے ضروری امر تو یہ ہے۔ کہ ہر ایک انجمن باقاعدہ طور پر اپنے میں سے قابل اور اہل الرائے اصحاب کو منتخب کر کے بطور نمائندہ بھیجے۔ اور اس بارے میں قطعاً سُستی اور کوتاہی سے کام نہ لیا جائے۔

### مجلس مشاورت کی اہمیت

اگرچہ اس وقت بھی مجلس مشاورت کے اجلاس جس شان اور جس طریق سے منعقد ہوتے ہیں۔ ان میں جن اہم اُمور پر غور و خوض کیا جاتا ہے۔ اور بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جو فیصلے صادر فرماتے ہیں۔ ان کے رُو سے مجلس مشاورت اپنی مثال آپ ہی ہے۔ اور دُنیا کی کوئی مجلس انتظام اور سلیقہ۔ متانت اور سنجیدگی۔ اخلاص اور ایثار محبت اور شیفتگی کے لحاظ سے اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ لیکن پھر بھی اس مجلس کو جو فضیلت اور اہمیت حاصل ہے۔ اس کا اندازہ ظاہری ساز و سامان سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس حقیقت پر نظر کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے جس پر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد قائم ہے۔ اور جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے مرکز سلسلہ کو اپنے برکات اور انوار کا مورد قرار دیا ہے۔

### حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ مجلس مشاورت میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"ہماری جماعت کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہماری مجلس شوریٰ کی عزت ان بنچوں اور کرسیوں کی وجہ سے نہیں ہے۔ جو یہاں بچھی ہیں۔ بلکہ اس مقام کی وجہ سے ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اسے حاصل ہے۔ بھلا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اس لباس کی وجہ سے تھی جو آپ پہنتے تھے۔ آپ کی عزت اس مرتبہ کی وجہ سے تھی۔ جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ اسی طرح آج بے شک ہماری یہ مجلس شوریٰ دُنیا میں کوئی عزت نہیں رکھتی۔ مگر وقت آئے گا۔ اور ضرور آئے گا جب دُنیا کی بڑی بڑی پارلیمنٹوں کے ممبروں کو وہ درجہ حاصل نہ ہوگا۔ جو اس کی ممبری کی وجہ سے حاصل ہوگا۔ کیونکہ اس کے ماتحت ساری دنیا کی پارلیمنٹیں آئیں گی۔ پس اس مجلس کی ممبری بُہت بڑی عزت ہے۔ اور اتنی بڑی عزت ہے۔ کہ اگر بڑے سے بڑے بادشاہ کو ملتی۔ تو وُہ بھی اس پر فخر کرتا۔ اور وُہ وقت آئے گا۔ جب بادشاہ اس پر فخر کریں گے۔ پس ضرورت ہے۔ کہ جماعت اس کی اہمیت کو اور زیادہ محسوس کرے"۔

اس سے بڑھ کر مجلس مشاورت کی ممبری کی عزت و توقیر اور کیا ہو سکتی ہے۔ اور جسے یہ شرف حاصل ہو۔ اس کی خوش بختی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ پس ہر ایک احمدی انجمن کو چاہیئے۔ کہ اس شرف کے حصول میں سرگرمی سے کام لے۔ اور ضرور اپنے نمائندے اس میں شرکت کے لئے بھیجے۔

### حیرت انگیز امر

پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک اعلان سے جو ایک گزشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ معلوم ہو کر بے حد حیرت ہوئی۔ کہ باوجود کئی بار اعلان کرنے کے اس وقت تک بہت تھوڑی انجمنوں نے مجلس مشاورت کے نمائندگان کے انتخاب کی طرف توجہ کی ہے۔ حالانکہ مجلس کے انعقاد میں چند ہی روز باقی رہ گئے ہیں۔ اور ان اتفاق کی تاریخ سے قبل تمام نمائندگان کے نام دفتر پرائیویٹ سکرٹری صاحب میں پہونچ جانے ضروری ہیں۔

### عدم توجہی کی وجہ

جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ اس کوتاہی اور عدم توجہی کی وجہ یہ نہیں کہ احمدیہ انجمنوں کو مجلس مشاورت کی اہمیت کا احساس نہیں۔ بلکہ محض یہ ہے۔ کہ وُہ سمجھتی ہیں۔ مقررہ تاریخوں پر اپنے نمائندے بھیج دیں گی اور اس وقت انہیں مجلس میں داخلہ کے ٹکٹ مل جائیں گے۔ لیکن منتظمین کے انتظام کا احترام کرنا اور مقررہ طریق کی پابندی کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کوشش یہی ہونی چاہیئے۔ کہ جب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے نمائندوں کے نام بھیجنے کا اعلان ہو۔ تو جلد سے جلد اس کی تعمیل کی جائے۔ اور سوائے کسی خاص مجبوری کے اس کام کو بالکل آخری وقت پر نہ ڈالا جائے۔

### نمائندوں کا انتخاب جلد کیوں ضروری ہے؟

جب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے مشاورت کا ایجنڈا اور نظارت بیت المال کی طرف سے مفصل بجٹ احمدیہ انجمنوں کو بہت عرصہ قبل بھجوا دیا جاتا ہے۔ تو پھر نمائندوں کے انتخاب میں کسی بات کا انتظار باقی نہیں رہتا۔ ایجنڈا میں درج شدہ اُمور اور بجٹ کی تفصیلات پر غور کرنے کے بعد نہ صرف ہر ایک انجمن اپنے میں سے موزون نمائندے منتخب کر سکتی ہے۔ بلکہ ان امور کے متعلق اپنے نمائندوں کو اپنی رائے سے بھی واقف کر سکتی ہے۔ اور اس طرح ہر انجمن کے نمائندے اپنی جماعت کی طرف سے پوری اور ذمہ وارانہ نمائندگی کے فرائض احسن طور پر ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن آخر وقت میں نمائندے تجویز کرنے سے نہ تو انجمنوں کو اپنے مشورہ سے نمائندوں کو آگاہ کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ اور نہ ایسے نمائندے مجلس مشاورت میں پیش ہونے والے اُمور کے متعلق پوری تیاری اور غور و فکر کے بعد اظہار رائے کر سکتے ہیں جس سے مشاورت کی غرض و غایت کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔

پس نمائندگان کے انتخاب میں سستی سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیئے اور اب کہ اس وقت تک جن انجمنوں نے اپنے نمائندوں کے اسماء سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو اطلاع نہیں دی۔ انہیں ایک لمحہ کا توقف بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ فوراً اطلاع دے دینی چاہیئے۔

### ایجنڈا کے اہم امور

اس موقعہ پر یہ بتا دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس دفعہ بھی حسب معمول ایجنڈا نہایت اہم اور ضروری امور پر مشتمل ہے جو جماعت کے روحانی اور جسمانی۔ تمدنی و معاشرتی۔ تبلیغی و تنظیمی۔ تعلیمی و تربیتی پہلوؤں سے متعلق ہیں۔ ان کے بارے میں نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کا مشورہ پیش کرنا۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلوں سے آگاہ ہو کر اپنی جماعت کو ان پر کاربند کرنا نہایت ضروری ہے۔

### خدا تعالےٰ کا بہت بڑا فضل

ہم پر یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے۔ کہ اُس نے محض اپنے

لطف وکرم سے ہمیں ایسے راہنما اور ہادی کی اقتدا کا شرف عطا کر رکھا ہے جو نہ صرف روحانیت کی نازک ترین منزلوں میں ہماری راہنمائی فرما رہا۔ اور ہمیں قرب الٰہی کی نعمت عطا کر رہا ہے۔ بلکہ زندگی کے ہر پہلو میں ہمارے لئے ایسے سامان مہیا فرما رہا ہے۔ کہ ہم سربلندی اور اعزاز عزت و توقیر رُعب اور شوکت کے مراحل نہایت آسانی اور کامیابی کے ساتھ طے کرتے جا رہے ہیں ؛۔

## دُوسرے مسلمانوں کی حالتِ زار

خدا تعالےٰ کے اس فضل کی قدر و منزلت اس وقت بہت ہی نمایاں اور واضح شکل میں ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے مسلمان باوجود ہماری نسبت بہت زیادہ تعداد میں ہونے کے ہم سے بہت زیادہ مال و دولت رکھنے کے اور ہم سے بہت زیادہ دنیوی اعزاز حاصل کرنے کے محض اس لئے پراگندہ طبع اور پراگندہ حال ہیں۔ کہ انہیں کوئی ایسا راہنما میسر نہیں۔ جو دینی اور دنیوی امور میں ان کی صحیح طور پر راہنمائی کر سکے۔ یوں تو ان کی راہنمائی کے دعویدار بیسیوں موجود ہیں۔ اور ہر روز نئے نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن جو بھی اٹھتا ہے۔ وُہ انہیں پہلے سے بھی بدتر حالت میں پہونچا دیتا ہے۔ ان کی نکبت وادبار میں کمی کرنے کی بجائے اس میں اور زیادہ اضافہ کا موجب بن جاتا ہے۔ آخر کار انہیں جانی اور مالی نقصان پہونچا کر اور مخالفین کے مقابلہ میں ذلیل و رسوا کر کے رُوپوش ہو جاتا ہے ؛۔

## جماعت احمدیہ کی سربلندی

لیکن اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ جو ایک قلیل التعداد۔ اور غُربا کی جماعت ہے۔ خُدا کے فضل سے باوجود انتہائی مشکلات کے باوجود اندرونی اور بیرونی مخالفوں کی سر توڑ کوششوں کے اور باوجود ظاہری سامانوں کی قلت اور کمی کے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اور جس طرف بھی اس کا مقدس راہنما اپنا رخ پھیرتا ہے وہی طرف جماعت کے وقار اور اس کی عظمت میں اضافہ کا موجب بن جاتی ہے ؛۔

## ہر احمدی کا فرض

پس جبکہ محض خدا تعالےٰ کے فضل سے نہ کہ کسی اپنی خوبی اور کوشش سے ہمیں ایسا راہنما اور ایسا ہادی میسر ہے۔ اور جبکہ وُہ خود ہمیں دینی اور دنیوی امور میں کامیابی و کامرانی کی راہیں بتانے کے لئے بلاتا۔ اور پھر جو کچھ بتاتا ہے۔ اس کے متعلق پُورا پُورا اطمینان اور یقین دلا دیتا ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہمہ تن گوش ہو کر اس کے ارشادات سُنیں۔ اور سرتاپا عمل بن کر ان پر کاربند ہوں۔ مجلس مشاورت کی یہی اصل غرض ہے۔ اور اس کو پُورا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے ؛۔

خدا تعالےٰ اپنے خاص فضل سے ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دُور فرمائے۔ اور اپنے پیارے بندوں میں ہمیں شامل کرے ؛۔

---

# گائے اور آریہ سماجی

گائے کے متعلق ہندوؤں اور خاص کر آریہ سماجیوں کی جو آزاد خیال کہلاتے۔ اور بڑی دلیری سے اپنے دقیانوسی رسُوم اور خلافِ عقل و فکر مذہبی احکام کو پس پشت ڈالتے چلے جا رہے ہیں۔ گائے کے متعلق پوزیشن نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ وُہ گائے کو اپنی ماتا قرار دینے اور اس کی حفاظت کے لئے کشت و خون تک کرنے کے حق میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ گائے ایک نفع رسان حیوان ہے۔ اوّل تو یہی غلط ہے۔ کہ گائے نفع رسانی کے لحاظ سے دوسرے حیوانوں کے مقابلہ میں کوئی خاص امتیاز رکھتی ہے۔ دودھ گھی کے لحاظ سے بھینس گائے کی نسبت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور کھیتی باڑی کے کاموں کے لحاظ سے حال ہی میں حکومت پنجاب کا صیغہ اطلاعات ایک مفصل مضمون میں یہ ثابت کر چکا ہے۔ کہ بیل کی نسبت اونٹ ان کاموں کے لئے زیادہ مفید اور کم خرچ ہے۔ تاہم اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ ہندوؤں کے خیال میں گائے سے ایسے فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو دُنیا کے باقی تمام لوگوں کی عقل و فہم سے بالا ہیں۔ تو بھی ہندوؤں کو کیا حق حاصل ہے۔ کہ ایسی گائیں جن کے متعلق ان کے مالک یہ فیصلہ کریں۔ کہ ان کا زندہ رہنا ناقابل برداشت بوجھ ہے۔ ان کی حفاظت میں جنگ و جدال تک سے دریغ نہ کریں۔ ہر شخص اپنے نفع و نقصان کا خود ذمہ دار ہے۔ جب دُنیا کی دوسری تمام چیزوں میں یہ اصول رائج ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ گائے کے متعلق اسے نظر انداز کر دیا جائے ؛۔

لیکن واقعہ یہی ہے۔ کہ ہندو خواہ قدیم خیالات کے ہوں۔ یا نئی روشنی کے سناتنی ہوں۔ یا آریہ گائے کے متعلق ایسے وہم میں مبتلا چلے آتے تھے۔ کہ جس کی وجہ سے دُوسروں کے حقوق میں دست اندازی کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ اور اس بارے میں عقل و فکر سے کام لینا ضروری نہیں سمجھتے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے۔ ان میں سے سنجیدہ اور غور و فکر کا مادہ رکھنے والے اصحاب نے اس طرف بھی توجہ کی ہے۔ اور وُہ گائے کے متعلق قدیمی خیالات میں اصلاح کرنے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ آریہ سماج وچھو والی لاہور کے ایک جلسہ میں لاہور کے ایک معزز آریہ سماجی لالہ کانشی رام وید نے جو میونسپل کمیٹی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"آریہ سماجیوں کے نزدیک اب گائے کوئی مقدس جانور نہیں۔ اور اس میں اور بھیڑ یا سوٗر میں کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ ہر متنفس خواہ وُہ انسان ہو۔ یا پرندہ۔ چارپایہ ہو۔ یا حشرات الارض میں سے ہو۔ خدا کی نگاہ میں یکساں عزیز و محبوب ہے"۔ (متعصب ہندو اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" ۸ - مارچ)

ہندوؤں کے ایک بھرے جلسے میں ان خیالات کا اظہار بتاتا ہے کہ کم از کم آزاد خیال آریوں کے دلوں سے گائے کی تقدیس کا بے جا خیال نکل چکا ہے۔ اور وُہ گائے کی وہی پوزیشن سمجھنے لگے ہیں۔ جو دوسرے حیوانات کی ہے۔ اور یہی اصل پوزیشن ہے۔ کاش اس بات کو جلد سے جلد وسعت حاصل ہو تا گائے کی وجہ سے ہندو و مسلمانوں میں جو مناقشات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا سدباب ہو جائے ؛۔

---

# زمینداران پنجاب پر قرض کا ناقابل برداشت بوجھ

پنجاب کونسل میں بجٹ ۱۹۳۲ - ۳۳ء کے پیش ہونے پر وزیر زراعت نے تقریر کرتے ہوئے زمینداروں کی اقتصادی مشکلات کے ذکر میں کہا۔

"پنجاب کے زمینداروں پر ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے کے قرضہ کا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اور وقت آ گیا ہے۔ کہ اس کے ہلکا کرنے کے لئے غیر معمولی ذرائع اختیار کئے جائیں"۔

قرض کا یہ بوجھ اور اجناس کے نرخ گر جانے کی وجہ سے زمینداروں کو سخت مشکلات اور مصائب لاحق ہیں۔ اور ان کی حالت نہایت ہی دردناک ہو چکی ہے۔ ایک طرف تو سارا سال محنت و مشقت کرنے کے باوجود زمین کی پیداوار سے سرکاری مالیہ کے لئے بھی نقدی وصُول نہیں ہو سکتی۔ اور دوسری طرف ساہوکاروں کا قرض جو بے باق ہونا جانتا ہی نہیں۔ ان کی جان و مال۔ عزت و آبرو کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ حالات نہایت ہی تشویشناک ہیں۔ اور حکومت کا فرض ہے۔ کہ ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ اب جبکہ حکومت پنجاب نے اس بارے میں غیر معمولی ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ امید رکھنی چاہئے۔ کہ جلد سے جلد موثر کارروائی کی جائے گی ؛۔

---

# اچھوتوں کی طرف سے ہندوؤں کے مندر کا مقاطعہ

ہندو اب خواہ کچھ کریں۔ اچھوت اقوام میں آزادی حاصل کرنے اور باعزت زندگی بسر کرنے کا جو احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اسے کوئی چیز دبا نہیں سکتی کُجا تو یہ حالت کہ اچھوت اقوام مندروں میں داخلہ کے لئے ہندوؤں کی منتیں کرتے۔ اور ان کے آگے ناک رگڑتے تھے۔ اور کجا یہ کہ وُہ اب ان کے مندروں کا مقاطعہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ پالگھاٹ کی ایک تازہ خبر مظہر ہے۔ کہ وہاں کے اچھوتوں نے اپنی ذلت کو محسوس کر کے ہندوؤں کے مندر کا مقاطعہ کر دیا ہے۔ اور اپنا سالانہ مذہبی تہوار اپنے علیحدہ مندر میں منایا ہے۔ اس سے قبل وُہ یہ رسم ہندوؤں کے مندر میں مناتے تھے۔ لیکن انہیں اندر جانے کی اجازت نہ دی جاتی تھی۔ حالانکہ رسم کی ادائگی کے تمام اخراجات اچھوتوں کو برداشت کرنے پڑتے تھے۔ اس دفعہ انہوں نے ہندوؤں کا مقاطعہ کر دیا ؛۔

مندروں میں داخلہ کے جھگڑوں کے متعلق ہم نے اچھوت اقوام کو مشورہ دیا تھا کہ وُہ مندر جو زمانہ قدیم میں ان کے آبا و اجداد کے بنائے ہوئے ہیں۔ ان کے سوا دُوسرے مندروں کا مقاطعہ کر کے کیوں اپنے علیحدہ مندر نہیں بنا لیتے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ اچھوتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا ہے ؛۔

اسلام پر اعتراضات کے جواب

# بائبل سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت

(۲)

## استثناء کی پیشگوئی کا مصداق

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں بدلائل قویہ یہ امر ثابت کیا جا چکا ہے کہ "استثناء" کی یہ پیشگوئی کہ

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی" ۳۳/۲

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے۔ آپ ہی فاران پر جلوہ گر ہوئے۔ آپ ہی دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ داخل مکہ ہوئے۔ اور آپ ہی کے ہاتھ میں آتشی شریعت قرآن تھی۔ پس عیسائیوں کا اور ہر اس شخص کا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا بائیبل کے حوالجات سے جویاں ہو فرض ہے کہ وہ اس پیشگوئی کی عظمت اور سچائی کو پیش نظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اعتراف کرے۔ آج بھی ہم اسی ذیل میں چند اور پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہیں۔

## یسعیاہ نبی کی عظیم الشان پیشگوئی

یسعیاہ نبی اپنی کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی ان الفاظ میں خبر دیتے ہیں۔

"دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا ہوں میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ وہ قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائیگا۔ ............ خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔ اے تم جو سمندر پر گزرتے ہو۔ اور جو اس میں بستے ہو۔ اے بحری ممالک اور ان کے باشندو۔ تم زمین پر سر تا سر اس کی ستائش کرو۔ بیابان اور اس کی بستیاں قیدار کے دیہات اپنی آواز بلند کریں گے۔ سلع کے بسنے والے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے۔ وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے اور بحری ممالک میں اس کی ثناخوانی کریں گے۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا۔ وہ چلائے گا۔ ہاں وہ جنگ کے لئے بلائیگا۔ وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کرے گا۔" (باب ۴۲)

## پیشگوئی کی تشریح

اس پیشگوئی کا لفظ لفظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر صادق آتا ہے۔ آپ ہی وہ ہیں جنہیں خدا نے "میرا بندہ" کہا۔ اور اس کا اقرار ہر مسلم کے لئے ضروری قرار دیا۔ چنانچہ کلمہ شہادت میں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ بھی رکھا گیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ پیشگوئی صادق نہیں آسکتی۔ کیونکہ عیسائی آپ کو خدا کا بندہ نہیں بلکہ اس کا "بیٹا" کہتے ہیں۔ یہ امتیاز رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی حاصل ہے۔ کہ آپ نے اپنی رسالت کے ساتھ عبدہ کہکر اپنی عبودیت کا بھی اظہار فرما دیا۔ اور اسی کا یسعیاہ نبی کی پیشگوئی میں ذکر تھا۔

پھر آپ ہی وہ "برگزیدہ" ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے اپنے "راضی ہونے" کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ چنانچہ محمد مصطفےٰ اور احمد مجتبیٰ ناموں میں آپ کے اصطفاء واجتبیٰ کا ذکر ہے۔ اور اتممت علیکم نعمتی اور ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ میں یہ بیان موجود ہے۔ کہ آپ کی رضا رضائے مولیٰ ہے

پھر آپ پر ہی خدا کی روح رکھی گئی۔ روح کا لفظ دراصل الہامی استعارات میں کلام الٰہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانہ لتنزیل رب العالمین۔ نزل بہ الروح الامین علےٰ قلبک لتکون من المنذرین

پھر آپ نے ہی تمام قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا انزلنا علیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ۔ یعنی ہم نے تیری طرف کتاب اتاری ہے تاکہ تو تمام لوگوں کے درمیان حق وانصاف کی عدالت جاری کرے۔

پھر نیا "گیت" جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ گایا گیا۔ وہ قرآن مجید کا نزول تھا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون۔ یعنی یہ کتاب جو ہم نے اتاری ہے۔ اپنے ساتھ عظیم الشان برکات رکھتی ہے۔ اس کی اتباع کرو۔ تا تم پر رحم ہو پس قرآن مجید کے نزول سے چونکہ تمام پہلی کتب منسوخ ہو گئیں۔ اس لئے یہی نیا دین اور نیا "گیت" ہے جس کا آغاز ہوا۔ پھر سمندروں پر سفر کرنے ... کا "اے تم جو سمندر پر گزرتے ہو" کے الفاظ ... ذکر کیا گیا ہے صحابہ کرام تھے۔ جنہوں نے حملناھم فی البر والبحر ... سمندروں میں سفر کر کے اللہ تعالےٰ کی توحید اکناف عالم میں پھیلا... ہندوستان اور چین تک جو لوگ دین وحدت کا پیغام لیکر اور سمندروں ... سفر کر کے آئے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہی ...

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہی قیدار کی بستیوں سے ... اٹھی۔ اسی طرح سلع جو مدینہ کی ایک پہاڑی کا نام ہے۔ اس کے ... نے خوشی کا گیت گایا اور پہاڑوں

کی چوٹیوں پر سے دشمنوں کو للکارتے ہوئے اللہ تعالےٰ کا جلال ظاہر کیا۔ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جبکہ لشکر اسلام مدینہ سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ میں پہنچا اور جاء الحق وزھق الباطل کہتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چھڑی سے خانہ کعبہ کے بتوں کو اوندھے منہ گرا دیا۔

پھر یہی وہ رسول موعود ہے جس کے ذریعہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ کہ "خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا" کیونکہ آپ کو ہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم اور آپ کے ہی ذریعہ یہ حکم دیا گیا۔ کہ وقاتلوا حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔ پس یسعیاہ نبی کی یہ پیشگوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حرف بحرف صادق آتی ہے۔

## حبقوق نبی کی پیشگوئی

علاوہ ازیں حبقوق نبی کی کتاب میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی موجود ہے چنانچہ لکھا ہے:۔

"خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے۔ کوہ فاران سے آیا۔ اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا۔ اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔" ۳/۳

اسجگہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ بائیبل نے اپنے محاورہ کے مطابق چونکہ اللہ تعالےٰ کے برگزیدوں کو اس کے بیٹے قرار دیا۔ اس لئے ان تمام برگزیدوں کے سرتاج کی آمد کو خود خدا کی آمد بتلایا اسی لحاظ سے یہ قرار دیا۔ کہ "خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے۔ کوہ فاران سے آیا" یہ کوہ فاران سے آنیوالا کیا نبی جس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا۔ وہی ہے جس نے فرمایا۔ کہ مجھے ایک مہینہ کے فاصلہ سے دشمنوں پر رعب عطا ہوا ہے اور یہ وہی نبی ہے۔ جس کی ستائش اب بھی میناروں پر چڑھ کر بلند آواز سے اسطرح کی جاتی ہے۔ کہ اشھد ان محمداً رسول اللہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ شوکت کہاں نصیب ہوئی۔ انہوں نے تو کہا

"لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں۔ اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔" (متی ۸/۲۰)

## جنگ بدر کا ذکر

پھر یسعیاہ نبی کی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے

"عرب کی بابت الہامی کلام۔ عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے اے دوانیوں کے قافلو! پانی لے کے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو۔ روٹی لے کے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا۔ ہنوز ایک برس، ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی۔ اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے۔ قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے۔ کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا" (۲۱/۱۳)

یہ الہامی پیشگوئی جس کے اوپر عرب کی بابت الہامی کلام لکھا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس عظیم الشان جنگ کی پیشگوئی ہے جسے جنگ بدر کہا جاتا ہے۔ ۶۲۳ء میں یہ غزوہ ہوا جس میں بڑے بڑے صنادید قریش مارے گئے۔ اور قیدار کی ساری حشمت جاتی رہی۔ (قیدار حضرت اسمٰعیل کے بارہ بیٹوں میں سے ایک تھے۔ یہ حجاز میں آباد ہوئے۔ اور یہی تمام قبائل کے مرکز تھے) اس واقعہ کے سوا تاریخ کوئی اور مثال اس قسم کی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جس میں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو پھر جنگ ہوئی ہو۔ اور عرب ننگی تلوار اور کھچی ہوئی کمان اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہوں۔ اور پھر قیدار اور تیر اندازوں کی تمام حشمت جاتی رہی ہو۔ پس یہ پیشگوئی بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔

## غزل الغزلات میں رسولِ کریمؐ کا نام

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ان الفاظ میں دی ہے۔

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے۔" (غزل الغزلات ۵/۱۰)

عبرانی کے پرانے نسخوں میں اگرچہ محمدیم کہکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا بھی اظہار کر دیا گیا تھا لیکن افسوس اس کا ترجمہ سراپا عشق انگیز کر کے آپکے نام پر پردہ ڈال دیا گیا۔

## ایک زبردست مکاشفہ

یہ بائیبل کے چند حوالجات ہیں جن سے رسول کریمؐ کی صداقت ظاہر ہے۔ ان کے علاوہ اناجیل سے بھی ایسے کئی حوالجات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر سر دست ان میں سے صرف دو حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

مکاشفات باب ۱۹ آیت ۱۱ میں لکھا ہے :۔ "پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ اور دیکھو کہ ایک نقرئی گھوڑا اور اس کا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی سے عدالت کرتا ہے۔ اور لڑتا ہے۔ اور اسکی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند۔ اور اس کے سر پر بہت سے تاج اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اس کے سوا کسی نے نہ جانا۔ اور خون میں ڈوبا ہوا لباس وہ پہنے تھا۔ اور اس کا نام کلام خدا ہے۔ اور وہ فوجیں جو آسمان میں ہیں صاف اور سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گھوڑوں پر اس کے پیچھے ہو لیں۔ اور اس کے مونہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے۔ کہ وہ اس سے قوموں کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکمرانی کرے گا۔ اور وہ خود قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی مَے کے کولھو میں روندتا ہے۔ اور اس کے لباس اور اس کی ران پر یہ نام لکھا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند" یہ مکاشفہ صاف طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چسپاں ہوتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام چونکہ فوت ہو چکے تھے۔ اس لئے ضرور تھا کہ یہ آپ کے بعد کے واقعات سے متعلق ہو۔

آسمان کے کھولے جانے سے مراد وحی الٰہی کا نزول ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اولم یر الذین کفروا ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقا ففتقنٰھما وجعلنا من الماء کل شیءٍ حی (انبیاء ع ۳) یعنی کیا کافر اس نظارہ پر غور نہیں کرتے کہ بادل اور زمین دونوں جب بند ہوتے ہیں تو اوپر سے بارش برستی ہے۔ نہ زمین روئیدگی پیدا کرتی ہے یہی حالت ہوتی ہے۔ کہ یکدم رحمت الٰہی ان دونوں کو کھول دیتی ہے۔ اور پانی سے ہر چیز زندہ ہو جاتی ہے۔

اس میں اللہ تعالےٰ نے بتایا۔ کہ ایک وقت آسمان بند ہوتا ہے۔ نہ وہاں سے کوئی خبر آتی ہے۔ اور نہ زمین میں روحانیت ہوتی ہے۔ تب اللہ تعالےٰ کی وحی نازل ہوتی ہے۔ جو مردہ دلوں کو زندہ کر دیتی ہے۔ پس آسمان کے کھلنے سے مراد وحی الٰہی کا نزول ہے۔ نقرئی گھوڑے کے سوار بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ آپ کی ایک نقرئی گھوڑی تھی۔ اور یسوع مسیح تو گدھی پر سوار ہوتے تھے۔

امانت دار کا لقب بھی آپ کو ہی ملا۔ دوست دشمن سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امین کہکر پکارتے تھے۔ راستی سے عدالت بھی آپ نے ہی کی اور فرمایا۔ امرت لاعدل مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں عدل و انصاف کروں۔ اور فرمایا۔ اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے۔ تو میں اس کے ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ آپنے جنگیں بھی کیں۔ اور آپ کی آنکھوں کا آگ کے شعلے سے تمثیل دینا آپکے جلال کی طرف اشارہ ہے۔ یوں حلیوں میں بھی آپ کی آنکھیں سرخی مائل لکھی ہیں۔ بہت سے تاجوں سے مراد بہت سی سلطنتوں اور حکومتوں پر آپ کا جھنڈا لہرانے کی خبر ہے۔ خون میں ڈوبا ہوا لباس طائف کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جہاں آپ تبلیغ حق کے لئے گئے۔ تو ظالموں نے پتھروں سے آپ کو لہو لہان کر دیا۔ آپ کا نام کلام خدا ہے۔ اس کے متعلق قرآن مجید نے بھی فرمایا وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ پھر ملائکہ فوج در فوج آپ کی امداد کے لئے نازل ہوتے تھے۔ اللہ فرماتا ہے۔ ان اللہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المؤمنین و الملٰئکۃ بعد ذالک ظہیر۔ خدا جبریل اور مومنین آپکے مددگار ہیں اور پھر تمام ملائکہ بھی آپ کی پشت پناہ ہیں۔ آپکے ہاتھ میں جو تیز تلوار تھی۔ وہ دلائل و براہین کی تلوار تھی۔ اور اس کے علاوہ لوہے کے عصا سے بھی آپکے خدام نے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کو پاش پاش کر دیا۔ آپکی ناراضگی اللہ تعالےٰ کی ناراضگی تھی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اور پھر آپ ہی وہ ہیں۔ جو بادشاہوں کے بادشاہ کہلائے۔ اولین و آخرین کے سردار بنے۔ اور تمام انبیاء آپکے غلام کہلائے۔

## مکاشفات میں رسولِ کریمؐ اور آپکے صحابہؓ کا ذکر

یوحنا فقیہہ کے مکاشفہ کا چودھواں باب بھی رسول کریم [illegible] کے ذکر سے لبریز ہے چنانچہ لکھا ہے :۔ "پھر میں نے نگاہ کی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برہ صیہون کے پہاڑ پر کھڑا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار شخص ہیں۔ جن کے ماتھے پر اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوا ہے۔ مجھے آسمان پر سے ایک ایسی آواز سنائی دی۔ جو زور کے پانی [illegible] کی سی آواز تھی۔ اور جو آواز میں نے سنی وہ ایسی تھی۔ جیسے [illegible] گویا ہوں۔ وہ تخت کے سامنے اور چاروں جانداروں اور [illegible] شخصوں کے سوا ایک نیا گیت گا رہے تھے۔ اور ان ایک لاکھ [illegible] سیکھ سکا۔ یہ وہ ہیں جو دنیا میں سے خرید لئے گئے تھے۔ کوئی ا[illegible] جو عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے۔ بلکہ کنوارے ہیں یہ وہ ہیں۔ جو برے کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ جاتا ہے۔ یہ خدا اور برے کے لئے پہلے پھل ہونے کے واسطے آدمیوں میں سے خرید لئے گئے ہیں۔ اور ان کے مونہہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلا تھا۔ وہ بے عیب ہیں۔

پھر میں نے ایک اور فرشتے کو آسمان کے بیچ میں اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلے اور اہل زبان اور امت کے سنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی اور اس نے بڑی آواز سے کہا۔ کہ خدا سے ڈرو۔ اور اس کی تمجید کرو۔ جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے۔"

## مکاشفہ کی تشریح

اس مکاشفہ میں بارہ باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور بارہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر چسپاں ہوتی ہیں۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی عرفات کے میدان میں پہاڑی پر کھڑے ہوئے۔ اور آپکے ساتھ اس حج میں ایک لاکھ چوالیس ہزار جاں نثار تھے۔ یہی صحابہؓ تھے۔ جن کے ہاتھوں سے اللہ تعالےٰ کا نور اور جلال ظاہر ہوتا تھا۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود پھر وہ شرک کی سرزمین تھی۔ اور شرک کی زمین میں لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک۔ کا ذکر یقیناً ایک نیا گیت تھا۔ وہ صحابہ ہی تھے۔ جو دنیا میں سے خدا اور اسکے رسول کیلئے [illegible] گئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انف[سھم] واموالھم بان لھم الجنۃ۔ یہی وہ لوگ تھے۔ جو غیر عور[توں] کے ساتھ ملوث نہ ہوئے۔ اور روحانی معنوں میں کنوارے کہلانے [کے مست]حق تھے۔ کیونکہ وہ ولا یزنون اور والذین ھم لفروجھم [حٰف]ظون کے مصداق تھے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے [پیچھے چل]تے تھے۔ اور وہی نخل اسلام کے پہلے پھل تھے۔ جنکی شان میں [والسٰب]قون الاولون من المھاجرین والانصار آیا [اور وہی] معصوم بے عیب تھے۔ اور وہی تھے جنہیں رسول کریم صلے اللہ [علیہ وسل]م کے ذریعہ ابدی انجیل دی گئی۔ حضرت مسیح کی انجیل ابدی ہدایت نامہ [نہ تھی۔ حضرت] مسیح نے خود فرمایا "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں [مگر ا]ب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے" (یوحنا ۱۶/۱۲) پھر قرآن ہی تھا۔ جو سب جہان کی [قو]موں کیلئے آیا۔ اور یہی وہ شریعت تھی۔ جس نے توحید کا حقیقی درس دنیا [کو دیا]۔ یہ سب علامات رسول کریمؐ صحابہؓ اور قرآن مجید پر ہی چسپاں ہوتی ہیں۔

## حضرت مسیح کا قول

[حض]رت مسیح علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں۔ تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن اگر جاؤں گا۔ تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائیگا" (یوحنا ۱۶/۷-۸)

پس عظیم الشان انسان جس نے راستبازی پھیلائی گناہوں سے بچایا۔ اور دنیا کو عدالت کا سبق سکھایا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اور آپ ہی وہ ہیں۔ جن کی خبر کتب مقدسہ میں دی گئی ✽

مذاہب غیر

# جنوبی ہندوستان کی پسماندہ اقوام

ایک گذشتہ مضمون میں جنوبی ہندوستان کی آریہ جاتیوں کے بعض عجیب وغریب حالات بیان کئے جا چکے ہیں۔ یہ مضمون اسی سلسلہ کی دوسری کڑی ہے۔

## تھیا جاتی

اس جاتی سے تعلق رکھنے والے لوگ چونکہ مختلف پیشے کرتے ہیں۔ اس لئے مختلف ناموں سے پکارے جاتے ہیں یعنی ان میں سے تاڑی کے درختوں سے تاڑی یا ایک نشی سیال چیز تیار کرتے ہیں۔ کچھ حصہ ماہی گیری کرتا ہے۔ اور کچھ کھیتوں وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ چند سال قبل تک اس قوم سے تعلق رکھنے والوں کو پبلک گذرگاہوں پر چلنے کی بھی اجازت نہ تھی۔ محض اس لئے کہ اونچی جاتیوں سے تعلق رکھنے والے اسے اپنی ہتک اور توہین خیال کرتے تھے۔ اور ان سرکاری سکولوں میں بھی جہاں برہمن اور نائر جاتیوں کے طلباء پڑھتے تھے۔ اس غریب قوم کے بچوں کو داخل نہ کیا جاتا تھا۔ لیکن لطف یہ ہے کہ مردم شماری کے وقت انہیں ہندو شمار کیا جاتا اور دوسری ہندو اقوام ان کی تعداد سے فائدہ اٹھا کر سیاسی اور ملکی حقوق پر قابض تھیں۔

## آزادی کی جدوجہد

جب تک یہ لوگ اپنی ذلت کی زندگی پر قانع رہے۔ حکومت برطانیہ نے بھی انہیں تاریکی کے گڑھے سے نکالنے کے لئے کوئی خاص کوشش نہیں کی۔ لیکن جب سے آزادی وحریت کی ہمہ گیر رو سے متاثر ہو کر ان لوگوں نے خود جدوجہد شروع کی ہے اگرچہ تمدنی معاملات میں تو ہندو انہیں بدستور حیوانوں سے بدتر خیال کرتے ہیں۔ لیکن عام انسانی حقوق کے حصول میں ان کے لئے اس قدر رکاوٹیں نہیں رہیں۔ تاہم آج تک بھی ان ریاستوں میں جن کا نظم ونسق براہ راست حکومت برطانیہ کے ہاتھ میں نہیں ہے ان بیچاروں سے یہی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ ریاست کوچین کے سرکاری سکولوں میں یہ تعلیم نہیں پا سکتے۔

## عیسائی مشنریوں کی کوششیں

ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی جدوجہد اور مساعی بے شک اپنے قومی مفاد کی غرض سے ہیں۔ لیکن ان کی غرض خواہ کچھ ہی ہو۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ انہوں نے مظلوم اور ستم رسیدہ بندگان خدا کو جو ہندوؤں کی سفاکی اور خود غرضی کا شکار ہو کر اپنی انسانیت کو فراموش کر چکے اور سمجھ چکے تھے۔ کہ انسانوں کے ساتھ کسی قسم کی برابری کا دعویٰ کرنے کا ان کو مطلقاً حق نہیں۔ ان کے اندر زندگی کے آثار اور جذبہ انسانیت پیدا کرنے میں ایک حد تک مفید کام کیا ہے۔ چنانچہ ایسی ہی اچھوت جاتیوں کے بچوں کو تعلیم دینے کی خاطر مالابار کے علاقہ میں عیسائیوں نے مشن سکول جاری کئے۔ اور انہیں تعلیم حاصل کرنے میں ہر ممکن امداد اور سہولت بہم پہنچائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج اس قوم میں بھی تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں۔ جو اچھے اچھے سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ اور پیشہ ور ڈاکٹر۔ وکیل وغیرہ بھی نظر آتے ہیں۔ اگرچہ خال خال ہی ہیں

## نارائن گورو سوامی

عیسائی مشنریوں کے اس مشفقانہ سلوک کا نتیجہ لازماً یہ ہونا چاہئیے تھا۔ کہ یہ لوگ ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور قریب تھا۔ کہ ان اقوام کے سب کے سب لوگ حلقہ بگوش عیسائیت ہو جاتے لیکن ایک ہندو نارائن گورو سوامی نے ان کا رخ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس نے یہ دیکھ کر کہ ہندوؤں کا انہیں مندروں میں داخل نہ ہونے دینا ان کی دل شکنی کا موجب ہے۔ اس قوم کے لئے علیحدہ مندر بنوانے شروع کر دئے۔ اس پر یہ جاتی اس کی طرف مائل ہو گئی۔ اور مندروں میں اسی کی تصویریں رکھ کر پرستش کرنے لگی۔ چنانچہ آج کل بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور اگرچہ یہ قوم عیسائی ہونے سے بچ گئی۔ لیکن نارائن گورو سوامی کی پرستار بن گئی ہے۔ ان کے مندروں میں ایک پوجاری رہتا ہے۔ جو انہیں پوجا پاٹ کراتا ہے۔ اور باقی لوگ اس کی ضروریات زندگی کے متکفل ہوتے ہیں۔ تھیا جاتی میں سے ایک خاص تعداد کو آریہ سماج نے بھی اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔

## پلیا جاتی

مذکورہ بالا جاتیوں کے علاوہ ایک پلیا جاتی بھی اس علاقہ میں آباد ہے۔ جس کے ساتھ تھیا جاتی سے بھی برا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ تھیا جاتی کے لوگ اس قسم سے وہی سلوک کرتے ہیں۔ جو برہمن یا نائر تھیا جاتی سے روا رکھتے ہیں۔ تھیا جاتی پلیا جاتی کے افراد کو نہ تو اپنے مندروں میں داخل ہونے دیتی ہے اور نہ ہی اپنے تالابوں وغیرہ میں غسل کرنے دیتی ہے۔ تعلیمی لحاظ سے پلیا جاتی تھیا جاتی سے بھی پسماندہ اور گئی گذری ہے۔ کیونکہ انہیں کسی بھی سکول میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ اب کچھ عرصہ سے لیبر ڈیپارٹمنٹ نے کئی ایک مقامات پر اس قوم کے بچوں کے لئے ابتدائی سکول کھولے ہیں۔ اور ابتدائی نوشت وخواند سے اس قوم کے بچے آشنا ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی ان لوگوں کی حالت بہت خراب ہے۔ عام طور پر یہ لوگ دوسری اقوام کے کھیتوں میں جا کر مزدوری وغیرہ کر کے پیٹ پالتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم مساوات سے متاثر ہو کر اس جاتی سے تعلق رکھنے والے بعض لوگ مسلمان بھی ہونے شروع ہو گئے تھے۔ لیکن اس رو کو دیکھ کر دوسری ہندو اقوام نے ان کے ساتھ سلوک میں نرمی کا پہلو اختیار کر لیا۔ ادھر مسلمانوں نے سستی اختیار کی۔ اور یہ قوم ابھی تک ذلت کے گڑھے میں پڑی ہے۔

## نائیڑی جاتی

برٹش مالابار خصوصاً پال گھاٹ کے علاقہ میں ایک اور جاتی آباد ہے۔ جسے نائیڑی کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی بسر اوقات عام طور پر بھیک پر ہے۔

ہندوؤں کے ناجائز دباؤ اور انسانیت سوز مظالم نے ان بیچاروں کی ذہنیت اس درجہ مسخ کر دی ہے۔ کہ یہ شہر یا گاؤں سے باہر جنگل میں جھونپڑیاں بنا کر رہتے ہیں۔ اور بھیک مانگنے کے لئے بھی کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہونے کے مجاز نہیں۔ حتیٰ کہ سڑک پر کھڑے ہو کر بھی بھیک نہیں مانگ سکتے سڑک پر ایک کپڑا بچھا کر دور فاصلہ پر جا بیٹھتے ہیں۔ اور نہایت بلند آواز کے ساتھ راہ گذروں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ دوسرے انسانوں سے اس قدر خوف زدہ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان کی جھونپڑیوں کی طرف جائے۔ تو یہ انہیں خالی کر کے دور بھاگ جاتے ہیں۔ اور دور فاصلہ پر کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں۔ یہ وحشت اس وجہ سے ہے کہ اونچی ذات کے خود غرض ہندوؤں نے یہ خیال نہایت بری طرح ان کے ذہن نشین کرا رکھا ہے۔ کہ ان کا سایہ پڑنے سے اونچی ذات کے ہندو بھرشٹ ہو جاتے ہیں اور اس کی سزا ان پر پڑتی ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ پلیا جاتی بھی وہی سلوک کرتی ہے۔ جو اس کے ساتھ باقی اقوام کرتی ہیں۔ جن لوگوں نے ان کی جھونپڑیاں اندر سے دیکھی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ وہ نہایت صاف ستھری ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو عیسائی مشنریوں نے اپنا ہم مذہب بنانے کی بے حد کوشش کی ہے۔ مگر یہ لوگ ابھی تک ان کے قابو میں نہیں آئے

## جماعت احمدیہ کا فرض

یہ اور اسی قسم کی بیسیوں پسماندہ اقوام ہندوستان کے مختلف دور افتادہ خطوں میں پڑی تاریکی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ بیرونی ممالک کی گمراہ آبادی اس کے سوا ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کے افراد کو اندازہ ہونا چاہئیے۔ کہ ان کے لئے ہدایت خلق کا کس قدر وسیع کام ہے۔ اور پھر اس کے مقابلہ میں اپنی سرگرمیوں پر غور کر کے دیکھنا چاہئیے۔ کہ ان کی رفتار تسلی بخش ہے۔ یا ابھی اس میں بہت زیادہ تیزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

فضیلت اسلام

# خدا کی محبت اور اس کا غضب

## ازروئے انجیل و قرآن

## ۲

### قرآن مجید کا اسلوب خاص

قرآن مجید جو کامل الہامی کتاب ہے۔ اس میں اسی طبعی قانون کے پیش نظر کہ محض جذبہ محبت ہی اصلاح کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ جذبہ غضب سے کام لینے کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ خدا تعالے فرماتا ہے ہم نبیوں کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجتے ہیں۔ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین۔ تا وہ نیک بندوں کو بشارت دیں۔ اور بدکاروں کو برے انجام سے ڈرائیں۔ گویا انسان کی اصلاح کے لئے خدا کی محبت اور اس کا غضب بدوش بدوش اثر انداز نظر آتے ہیں۔ ہاں قرآن مجید میں بار بار یہ تصریح کر دی گئی ہے۔ کہ خدا کا غضب کبھی انتقامی صورت اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ وہ بھی اصلاحی صورت میں ہوتا ہے۔ پھر رحمت و محبت کا ہی رنگ رکھتا ہے کیونکہ خدا کی رحمت ہر چیز حتیٰ کہ اس کے غضب پر بھی غالب ہے۔ سبقت رحمتی علی غضبی۔ پس محبت اپنے دائرہ میں کام کرتی ہے۔ اور غضب اپنے دائرہ میں اور بالآخر دونوں لائنیں ایک مرکز (اصلاح و بہبودی انسان) پر آکر جمع ہو جاتی ہیں ؂

### انجیل میں خدا کا غضب

یہ وہ حقیقت ہے جسے صریح فطرت قبول کرتی ہے۔ اور اسے کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ انجیل جو ہمارے اعتقاد میں ایک الہامی کتاب تھی مگر انسانی دست و بردنے بہت حد تک اس کو بگاڑ دیا ہے اس میں بھی یہ اعتراف موجود ہے۔ پادری صاحبان دنیا کو وہ آیات تو سناتے ہیں جن میں خدا کی محبت کا ذکر ہے۔ مگر خدا کے غضب کا ذکر تک زبان پر نہیں لاتے۔ تا انجیل کی مزعومہ فضیلت باطل نہ ہو جائے۔ حالانکہ وہاں پر صاف طور پر لکھا ہے

(۱) "ہمارا خدا خاک کر دینے والی آگ ہے" (عبرانیوں ۱۲/۲۹)

(۲) "جو بیٹے کی نہیں مانتا۔ وہ زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے" (یوحنا ۳/۳۶)

(۳) "جو تفرقہ انداز اور حق کے نہ ماننے والے بلکہ ناراستی کے ماننے والے ہیں۔ ان پر غضب اور قہر ہوگا" (رومیوں ۲/۸)

(۴) "پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا۔ اے ملعونو! میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے" (متی ۲۵/۴۱)

(۵) "اس وقت جبکہ خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ اور جو خدا کو نہیں پہچانتے۔ اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے۔ ان سے بدلہ لیگا" (۲ تھسلنیکیوں ۱/۷،۸)

ان اور ایسے ہی دیگر حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ انجیل نے بھی خدا کے غضب سے ڈرایا ہے۔ اگرچہ انجیلی بیان اپنی ثقاہت اور رزانت میں قرآن مجید کے بیان کو نہیں پہنچ سکا۔

### خدائی محبت کی دو قسمیں

خدا تعالےٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اس لئے وہ خالق ہے۔ اور انسان اس کی مخلوق۔ لہذا خدا اس سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن اس محبت کے علاوہ جو رشتہ خالقیت کی بناء پر ہے۔ جب کوئی انسان روحانی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے احکام کی تعمیل بجا لاتا ہے۔ اس کے لئے مٹ جاتا ہے۔ تو پھر ایسے انسان کے ساتھ الٰہی محبت بھی اپنے خاص رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ پہلی محبت میں مومن و کافر سب شریک ہوتے ہیں۔ لیکن مؤخر الذکر قسم کی محبت۔ صرف مومنوں اصفیاء اور خدا کے مقربین سے ہی مخصوص ہے۔ اس تقسیم کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت انسان سے دو قسم پر ہے۔ طبعی محبت اور شرعی محبت۔ بلحاظ رب ہونے کے وہ اپنے تمام بندوں سے محبت کرتا ہے۔ اور ان سے محبت چاہتا ہے۔ پھر جو اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس کی راہ میں اپنے آپ کو کھوئے جاتے ہیں ان سے خاص محبت کرتا ہے۔ اور ان کے لئے خاص تجلی میں ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ محبت محبت کو پیدا کرتی ہے۔

### محبت الٰہی کی علامات

جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی صفات اور اس کے افعال نتیجہ کے لحاظ سے ہی موسوم ہوتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی محبت اس کے نتائج سے ظاہر ہو جیسا کہ عربی زبان میں لفظ محبت اپنی "تقلیبات لغویہ" کی رو سے بھی کسی مفید ثمرہ کا مقتضی ہے۔ خدا کی محبت طبعی ہو یا شرعی اس کے لئے کچھ علامات ہونی چاہئیں۔ اور وہ ہیں۔ جو اس بات پر دلالت کریں۔ کہ واقعی خدا تعالےٰ اس انسان سے یا سب انسانوں سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ محض دعویٰ تو کوئی چیز نہیں۔ جہاں تک قرآن مجید کے مطالعہ کا تعلق ہے۔ انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت کی موٹی موٹی مندرجہ ذیل علامات ہیں

### طبعی محبت کی علامات

(۱) مناسب قویٰ اور اعلیٰ استعدادوں کے ساتھ پیدا کرنا جیسا کہ فرمایا۔ ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔

(۲) پاکیزہ فطرت پر پیدا کرنا۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا (الروم آیت ۳۰)

(۳) جمیع مخلوقات کو اس کی خدمت میں لگا دینا۔ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا (البقرہ آیت ۳۰)

(۴) انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا۔ ولقد کرمنا بنی آدم (بنی اسرائیل ۷۰)

(۵) انسان کے جد اعلیٰ آدم کو مسجود ملائکہ بنایا۔ واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم (البقرہ آیت ۳۵)

(۶) ان کی فطرت کے تمام تقاضوں کو پورا فرمایا۔ واٰتاکم من کل ما سألتموہ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا (ابراہیم ۳۴)

(۷) انسان کی روزی کی خود ذمہ داری لی۔ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا (ھود ۶) ومن کفر فامتعہ قلیلا (البقرہ)

(۸) منکرین و مشرکین کو بھی اپنی رحمت کی وسعت بتا کر بار بار توبہ کی تلقین فرمائی (الف) فان کذبوک فقل ربکم ذو رحمۃ واسعۃ (الانعام ۱۴۸) (ب) افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ غفور رحیم (المائدہ ۷۴) (ج) ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم وکان اللہ شاکرا علیما (النساء ۱۴۸)

(۹) پے در پے اپنے پیارے نبیوں کو انسان کی بھلائی کے لئے بھیجا۔ انا کنا مرسلین رحمۃ من ربک انہ ھو السمیع العلیم (الدخان ۴) ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل ۳۶)

(۱۰) آسمانی صحیفے اور بالآخر قرآن پاک جیسی کامل شریعت بھیجی۔ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین (بنی اسرائیل ۸۲)

(۱۱) بطور تنبیہ معمولی معمولی عذاب بھیجنا۔ فرمایا۔ ولنذیقنہم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلہم یرجعون (السجدہ ۲۱)

(۱۲) انسان کو بار بار اس کا بلند مقصد بتلانا۔ اور پھر انسان کی سرکشی پر اظہار حسرت فرمانا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات ۵۶) یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون (یٰس ۳۰)

امور مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔ کہ محبت الٰہی انسانی زندگی کے ہر لمحے میں کس طرح کارفرما ہے۔ اور یہ کہ انسان کا دل خدا کی محبت کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ اے کاش انسان اس راز کو سمجھے۔

### اسلام کی برتری

یہ طبعی محبت کی علامات جن کا اسلام نے ذکر کیا ہے کسی اور مذہب میں قطعاً نہیں پائی جاتیں۔ حتیٰ کہ عیسائیت میں بھی ان کا عشر عشیر تک موجود نہیں۔ جو اپنا سارا دارومدار محبت پر بتاتی ہے۔ اسلام نے ہر اس بات کا ذکر کیا ہے۔ جو خدا اور اس کے بندہ میں رشتہ محبت کو مضبوط بنا سکتی ہے اور فطرت کے ہر احساس کو محبت سے سرشار بنا دیا ہے۔ اول تو انسان کی پیدائش اور پھر وہ بھی فی احسن تقویم خدا کے اپنے بندے سے محبت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ اس خاک کے پتلے کی جو انسان کہلاتا اور اشرف المخلوقات بنا ہوا ہے۔ حق ہی کیا تھا۔ کہ عدم سے وجود میں آتا۔ اور تمام مخلوقات سے بہترین مخلوق بنتا۔ یہ محض خدا تعالےٰ کی محبت کا تقاضا تھا کہ انسان کو احسن تقویم میں مخلوق کیا گیا۔ پھر اسے پاکیزہ فطرت عطا کی گئی۔ تاکہ اپنے پیدا کرنے والے سے جو قدوس ہے۔ اس کا تعلق قائم ہو۔ اس کے لئے ہر وہ چیز جس کی ضرورت تھی۔ اور ہر وہ سامان جو ضروری تھا۔ مہیا کر دیا۔ اب بھی اگر کوئی انسان خدا تعالےٰ کی محبت حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے۔ تو یہ اس کی بدقسمتی ہے۔ ورنہ اسلام نے اس کے لئے سب راہیں کھول دی ہیں ؂

# کشمیر گول میز کانفرنس کے ہندو مسلمان ممبر

## مسلمان نمائندوں کا انتخاب صحیح نہیں

جموں ۔ ۹ مارچ ۔ تحریک کشمیر کے سلسلے میں جہاں متعدد کمیشن مقرر ہوئے ہیں وہاں اب ایک گول میز کانفرنس کے انعقاد کا بھی اعلان ہوا ہے ۔ اس سے غرض نہیں کہ امور زیر بحث کیا ہونگے نمائندوں کی جو فہرست ہمارے روبرو ہے ۔ اس کے ملاحظہ سے بہت سے رازہائے سربستہ کا انکشاف ہوتا ہے نمائندگان کی ہیئت ترکیبی ملاحظہ ہو

### ہندو

(۱) رائے بہادر پنڈت اننت رام سابق گورنر ۔ منسٹر حال ڈائرکٹر آف لینڈ ریکارڈ (سرکاری ممبر)

(۲) کرنل سنسار سنگھ جاگیردار (دیہاتی نمائندہ جموں)

(۳) پنڈت پریم ناتھ بزاز (شہری نمائندہ کشمیر)

(۴) ٹھاکر داس بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ پلیڈر (شہری نمائندہ جموں)

(۵) لالہ جیجیت لعل سابق سکرٹری فنانشل منسٹر و سکرٹری مردم شماری حال سکرٹری گلینسی کمیشن ۔

(۶) سردار لدھا سنگھ پلیڈر (سکھ نمائندہ)

(۷) شمبھو ناتھ جینی

### مسلمان

(۱) پروفیسر مولوی محمد ابراہیم انسپکٹر آف سکولز جموں (سرکاری ممبر)

(۲) راجہ فیروز خاں جاگیردار (دیہاتی نمائندہ)

(۳) غلام محمد اشائی (شہری نمائندہ کشمیر)

(۴) چوہدری غلام عباس (شہری نمائندہ جموں)

(۵) صفدر منیر ذیلدار کھوٹہ

(۶) چوہدری رمضان ساکن جوڑیاں تحصیل اکھنور ضلع جموں

(۷) حکیم محمد علی (شیعہ)

انتخاب نمائندگان بے حد ضروری مسئلہ ہے ۔ اور نمائندوں کی قابلیت ہی پر قوموں کی فلاح و بہبود کا انحصار ہے ۔ نمائندے وہی ہونے چاہئیں ۔ جنہیں قومی اور سیاسی معاملات کا کافی تجربہ حاصل ہو ۔ جو قومی اور ملکی بہبود کو ذاتی مفاد پر مقدم سمجھیں ۔ ہمیں ہندو نمائندوں سے واسطہ نہیں لیکن یہ کہے بغیر بھی ہم نہیں رہ سکتے ۔ کہ وہ مسلمان نمائندوں کے مقابلے میں زیادہ نکتہ شناس اور زیادہ ماہر سیاست ہیں ۔ اور سب کے سب سیاسی معاملات کو سمجھنے کی کافی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ مسلمانوں میں سوائے چوہدری غلام عباس ۔ اور غلام محمد اشائی کے باقی سب سیاسی نکات سے بے بہرہ ہیں رائے بہادر پنڈت اننت رام کے مقابلے میں جو گورنر اور پھر منسٹر حال رہ چکے ہیں مولوی محمد ابراہیم صاحب کا انتخاب جہاں خلاف مصلحت ہے ۔ وہاں باقی نمائندوں کا انتخاب بھی صحیح نہیں ۔

سب سے زیادہ تعجب خیز یہ امر ہے ۔ کہ انتخاب نمائندگان میں رائے عامہ سے اغماض کیا گیا ہے ۔ حالانکہ یہ ضروری مسئلہ رائے عامہ کے استصواب کے بغیر طے نہیں ہو سکتا ۔ پبلک انہی نمائندوں کے ساتھ طے شدہ امور پر مطمئن ہو سکتی ہے ۔ جن پر اسے کامل اعتماد ہو ۔ ورنہ کانفرنس کے ساتھ پبلک کا تعاون کرنا امر محال ہے ۔ اندریں حالات یہی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ حکومت کشمیر راجہ ہری کشن کول سابق وزیر اعظم کی پالیسی پر عمل پیرا ہو کر مسلمانوں کو درحقیقت ان کے ابتدائی حقوق سے محروم کر دینا چاہتی ہے ۔

مسلمانان ریاست کشمیر کو یہ انتخاب منظور نہیں ۔ نہ وہ اس پر اعتماد کر سکتے ہیں ۔ نہ اس سے تعاون کر سکتے ہیں ۔

جموں ۔ سری نگر ۔ اور دیگر اہم مقامات پر کھلے اجلاس منعقد کر کے انتخاب اور حصول رائے عامہ کی عام اجازت ہونی چاہیئے ۔ سرکردہ لیڈروں کو رہا کر کے انہیں اجلاس میں شرکت کی اجازت دینی چاہیئے ۔ نمائندوں کا انتخاب جمہور پر چھوڑ دیا جائے ۔ وہ جن لوگوں پر اپنا اعتماد ظاہر کریں ۔ انہیں کو منتخب کر کے کانفرنس میں مدعو کیا جائے ۔ ورنہ ہمارا یہ خیال صحیح ثابت ہو گا ۔ کہ حکومت مسلمانوں کو کانفرنس سے عدم تعاون پر مجبور کر رہی ہے ۔ (نامہ نگار)

# جموں و میرپور کی خبریں

## فسادات جموں کے مقدمات میں ایک مسلمان کی بریت

فسادات جموں کے مقدمات جو مسلمانوں کے خلاف بنائے گئے ہیں ان میں سے ایک مقدمہ کا فیصلہ بیچ سشن جج صاحبان جموں نے ۱۲ مارچ کو سنا دیا ہے ۔ مقدمہ ہذا میں اسمٰعیل پٹھان ملزم تھا ۔ اور اس کے خلاف الزام یہ تھا ۔ کہ اس کے قبضہ سے ڈاکہ کا مال ڈاکہ کے دوسرے روز برآمد ہوا ہے ۔ استغاثہ کی طرف سے پنڈت مدھوسودن داس وکیل سرکار اور ملزم کی طرف سے جناب محمد بخش صاحب میر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ پلیڈر گوجرانوالہ پیروی مقدمہ کر رہے تھے ۔ عدالت نے ملزم کو فرد جرم قائم کئے جانے سے پیشتر ہی رہا کر دیا ہے ۔ اس کامیابی پر ہم میر صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں (نامہ نگار از جموں)

## چماروں کو مسلمان بنانے کا غلط الزام

نندلال کے چماروں کے متعلق ہندوؤں نے شور مچایا تھا ۔ کہ ان کو جبراً مسلمان بنایا گیا ۔ ۵ مارچ کو یہاں ملٹری اور صوبیدار آیا ۔ اور ان لوگوں سے دریافت کیا ۔ کہ آیا ان کو واقعی جبراً مسلمان بنایا گیا ہے ۔ انہوں نے یہ کہ کر اس خبر کی تردید کی ۔ کہ ہم کبھی مسلمان نہیں ہوئے ۔ اور نہ کسی نے ہمیں مسلمان ہونے کے لئے کہا ۔

نامہ نگار از میرپور

## آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے مظلومین کی امداد

چوہدری عزیز احمد صاحب وکیل نمائندہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے دوران سفر تحصیل بھمبر میں مندرجہ ذیل مظلومین کی نقدی سے امداد فرمائی رسائیں ۔ ساکن تحصیل میرپور ۔ مائی عالمے بیوہ راجو ساکن ہری پور بیوہ مولوی صاحب ہری پور ۔ محمد عالم ساکن ہری پورہ راج بیگم ساکن ہری پور ۔ فضلی ساکن ہری پور ۔ جانو ساکن بندی ۔ صلاح محمد ساکن بندی ۔ والدہ خوشی محمد ساکن کھمبہ ۔ ہاشم بی بی ساکن کھمبہ

## قلعہ بھمبہ کی تلاشی لی جائے

یہ بات واضح ہو چکی ہے ۔ کہ تحصیل بھمبر میں مسلمانوں کے ہاتھ سے ہندوؤں کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا ۔ بلکہ ان لوگوں نے اپنا مال و اسباب محفوظ کر کے اپنے بعض خالی مکانات کو آگ لگا دی اور کچھ ناقابل استعمال اسباب توڑ پھوڑ دیا ۔ اس علاقہ کے مسلمان جن پر ڈاکہ زنی کا الزام لگا کر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ۔ کہ پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنی زیر سرکردگی قلعہ بھمبہ کی تلاشی کرائے تا ثابت ہو جائے ۔ کہ ہندو اپنی فرضی مظلومیت میں کہاں تک صداقت پر ہیں ۔ قلعہ

## وصیتیں

**نمبر ۳۴۶۹:۔** میں محمد علی ولد سردار خان قوم پٹھان عمر ۶۰ سال ساکن ڈیریانوالہ ڈاکخانہ داؤد تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ چار گھماؤں اراضی واقعہ موضع ڈیریانوالہ

العبد۔ محمد علی ولد سردار خان۔ گواہ شد۔ عالم خان ولد محمد علی خان ساکن ڈیریانوالہ۔ گواہ شد۔ ناظر خان ولد سردار خان۔ ساکن ڈیریانوالہ

**نمبر ۳۵۳۷:۔** میں اللہ رکھا ولد امام الدین قوم ...... تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کلانوالی حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۱ ؍ ...... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۹ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ اللہ رکھا ولد امام الدین ملازم بورڈنگ ہائی سکول قادیان دار الامان۔ گواہ شد۔ عبد الرحیم محلہ دار الرحمت قادیان
گواہ شد۔ مہر الدین دوکاندار محلہ دار الرحمت قادیان دار الامان
گواہ شد۔ محمد ایوب ریٹائرڈ ....... محلہ دار الرحمت قادیان دار الامان

**نمبر ۳۵۴۹:۔** میں کنیز فاطمہ بیوہ مرزا نور محمد صاحب قوم مغل عمر ۴۸ سال قادیان دار الامان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳ ؍ الیسیر حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری آمدنی دس روپے ماہوار ہے اس کا دسواں حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

العبد۔ کنیز فاطمہ بقلم خود ۱۳ ؍ الیسیر گواہ شد۔ ماسٹر مولا بخش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان بقلم خود ۱۳ ؍ الیسیر گواہ شد۔ رحمت النساء معلمہ مدرسہ گرلز سکول قادیان دار الامان۔

**نمبر ۳۴۹۷:۔** میں محمد طفیل ولد چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمینداری تاریخ بیعت سال ۱۹۲۲ء عمر ... ساکن دولم ڈاکخانہ خانپور سیداں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۲۳ ؍ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بخزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۲۵ گھماؤں اراضی نہری واقعہ محمود پور چک ۵۵ ٹو ایل تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ جس کی قیمت کا اندازہ پانچ ہزار روپیہ ہے ؛ مورخہ ۲۳ ؍ ۱۳

العبد۔ محمد طفیل ولد چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ذیلدار دولم بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد شریف وکیل منٹگمری۔ حال وارد دولم
گواہ شد۔ محمد حسین صاحب انسپکٹر ....... ضلع سیالکوٹ۔ حال قادیان ؛

199

# خریدارانِ الفضل جن کا چندہ ختم ہے

جن خریداران الفضل کا چندہ اخبار ۱۵ مارچ سے ۳۱ مارچ تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام اور نمبرہائے خریداری یہ ہیں۔ مہربانی فرما کر آئندہ کے لئے پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر ... یا مجلس مشاورت جو ۲۵ مارچ سے منعقد ہوگی۔ اس کے موقعہ پر ہمارے دفتر میں داخل کریں۔ خود نہ آنا ہو تو کسی نمائندہ مجلس کے ہاتھ بھجوا دیں تاکہ ۵ زائد دینے پڑیں ورنہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں وی پی کر دئے جائیں گے۔ اور انکاری کرنیوالوں کا پرچہ تا وصولی چندہ امانت رہیگا۔ (مینیجر)

| نمبر خریداری | نام |
|---|---|
| 1 | میاں غلام حسین صاحب |
| 213 | جناب محمد عثمان صاحب |
| 214 | بابو محمد احسان الحق صاحب |
| 286 | مولوی غلام علی صاحب |
| 294 | ای کو یاکٹی |
| 387 | شیخ قدرت اللہ صاحب |
| 581 | بابو عبدالغنی صاحب |
| 838 | چوہدری محمد اللہ داد خان صاحب |
| 1051 | ماسٹر محمد بریل صاحب |
| 1064 | منشی محمد عبداللہ صاحب |
| 1378 | شیخ ایم نیاز محمد صاحب |
| 1412 | منشی محمد طفیل صاحب |
| 1504 | ایم احمد صاحب |
| 1529 | سید سردار شاہ صاحب |
| 1626 | جناب عطاء اللہ صاحب |
| 1901 | چوہدری مصاحب خان صاحب |
| 2003 | میاں نصیر دین صاحب |
| | فیروز الدین صاحب |
| 2085 | صاحبزادہ عبداللطیف صاحب |
| 2173 | جناب کرم داد خانصاحب |
| 2257 | ڈاکٹر محمد شفیع صاحب |
| 2376 | جناب محمد عبدالرشید خان صاحب |
| 2429 | خانزادہ ممتاز علی خانصاحب |
| 2479 | جناب غلام قادر خانصاحب |
| 2505 | حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب |
| 2546 | سید صادق علی صاحب |
| 2854 | قاضی محمد حنیف صاحب |
| 2899 | قاضی عبدالوحید صاحب |
| 2917 | منشی محمد حسین صاحب |
| 2963 | منشی برکت علی صاحب |
| 3509 | چوہدری فضل احمد صاحب |
| 3515 | بابو محمد شفیع صاحب |
| 3611 | منشی جھنڈے خانصاحب |
| 3746 | جناب قاسم خان صاحب |
| 3848 | منشی الطاف حسین صاحب |
| 3897 | مستری عطاء الرحمٰن صاحب |
| 4284 | منشی عطاء محمد صاحب |
| 4331 | جناب عزیز سومبر خانصاحب |
| 4432 | جناب عبدالقادر صاحب |
| 4614 | جناب محمد حسین صاحب |
| 4734 | بابو غلام احمد صاحب |
| 4759 | بابو عبدالسلام صاحب |
| 4829 | جناب محمد حسین صاحب |
| 4925 | ایم عبدالرحیم صاحب |
| 4986 | چوہدری خان محمد صاحب |
| 5222 | محبوب عالم صاحب |
| 5277 | بابو اعجاز حسین صاحب |
| 5468 | ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب |
| 5896 | سید عبدالجبار شاہ صاحب |
| 5997 | حیات محمد خان صاحب |
| 6007 | مولوی اختر علی صاحب |
| 6106 | بابو مولا بخش صاحب |
| 6120 | جناب گلزار احمد صاحب |
| 6160 | بابو جلال الدین صاحب |
| 6212 | ڈاکٹر عبدالستار صاحب |
| 6237 | جناب ماسٹر کریم بخش صاحب |
| 6267 | جناب اللہ دین صاحب |
| 6387 | جناب محمد اسمٰعیل صاحب |
| 6512 | منشی غلام محمد صاحب |
| 6588 | جناب خیر الدین صاحب |
| 6592 | سید سردار شاہ صاحب |
| 6679 | چوہدری محمد حسین صاحب |
| 6704 | سید محمد اشرف صاحب |
| 6802 | جناب محمد حسین صاحب |
| 6840 | جناب مخدوم نذیر احمد صاحب |
| 6903 | جنب عبدالحلیم صاحب |
| 6923 | حکیم تاج محمد صاحب |
| 6949 | جناب محمد عبداللہ خان صاحب |
| 6968 | جناب محمد اسماعیل صاحب |
| 7137 | فضل بھائی کرم علی صاحب |
| 7217 | منشی محمد علی صاحب |
| 7233 | نور احمد خان صاحب |
| 7257 | بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب |
| 7301 | جناب خدا بخش صاحب |
| 7364 | منشی رحمۃ اللہ خان صاحب |
| 7374 | چوہدری شاہ محمد صاحب |
| 7389 | جناب عبدالستار خان صاحب |
| 7472 | اخوند غلام حسین صاحب |
| 7509 | مولوی جان محمد صاحب |
| 7523 | عبدالرحیم صاحب |
| 7546 | منشی محمد یعقوب صاحب |
| 7553 | محمد حنیف صاحب |
| 7555 | ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب |
| 7588 | حکیم محمد اکبر صاحب |
| 7592 | خواجہ محمد شریف صاحب |
| 7721 | چوہدری عبدالرحیم صاحب |
| 7724 | محمد عمر صاحب |
| 7726 | فیض احمد صاحب |
| 7755 | خواجہ عبدالغفار صاحب |
| 7797 | محمد بخش صاحب |
| 7810 | ماسٹر غلام محمد صاحب |
| 7811 | مستری محمد صادق صاحب |
| 7822 | محمد الدین صاحب |
| 7852 | چوہدری خوشی محمد صاحب |
| 7854 | امیر الدین صاحب |
| 7958 | مولوی عبدالعزیز صاحب |
| 7962 | ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب |
| 7967 | فضل احمد عبداللہ صاحب |
| 7975 | مولوی محمد عبداللہ صاحب |
| 7988 | مولوی غلام نبی صاحب |
| 8000 | ارشاد علی شاہ صاحب |
| 8006 | حاجی علی محمد صاحب |
| 8043 | محمد ابراہیم صاحب |
| 8044 | محمد عیسیٰ صاحب |
| 8071 | فتح محمد صاحب |
| 8086 | ڈاکٹر ایم اے یوسف صاحب |
| 8114 | چوہدری غلام حیدر صاحب |
| 8144 | عبدالحق صاحب |
| 8145 | منیر خان صاحب |
| 8156 | شیخ غلام رسول صاحب |
| 8234 | محمد عبداللہ صاحب |
| 8238 | میاں عبدالحق صاحب |
| 8262 | محمد عبدالحق صاحب |
| 8311 | محمد حفیظ الدین صاحب |
| 8334 | فضل الرحمٰن صاحب |
| 8370 | عبدالرزاق صاحب |
| 8409 | حکیم محمد یٰسین صاحب |
| 8417 | منشی غلام نبی صاحب |
| 8412 | منظور علی صاحب |
| 8429 | سیکرٹری صاحب |
| 8490 | کرم الدین صاحب |
| 8519 | چوہدری کرامت اللہ صاحب |
| 8524 | منشی حسین بخش صاحب |
| 8525 | میاں عبدالعزیز صاحب |
| 8537 | محمد اسماعیل صاحب |
| 8541 | میاں نواب الدین صاحب |
| 8573 | محمد اشرف صاحب |
| 8605 | جلال الدین صاحب |
| 8611 | مولوی محمد علی صاحب |
| 8645 | مولوی عبدالحی صاحب |
| 8663 | بابو غلام حسین صاحب |
| 8668 | میر امان اللہ خان صاحب |
| 8670 | چوہدری اللہ رکھا صاحب |
| 8674 | سید محمود شاہ صاحب |
| 8675 | فقیر محمد صاحب |
| 8677 | سردار عبداللہ خاں صاحب |
| 8681 | صوبیدار شیر بہادر صاحب |
| 8683 | بشیر احمد شاہ صاحب |
| 8687 | بابو اللہ داد خان صاحب |
| 8689 | محمد اکرم صاحب |
| 8690 | غلام حسین صاحب |
| 8693 | عبدالغفور صاحب |
| 8694 | خزانچی نمک شیخوپورہ |
| 8696 | ماسٹر اللہ دتہ صاحب |
| 8699 | ڈاکٹر نذیر احمد صاحب |
| 8700 | منشی محمد بخش خان صاحب |
| 8703 | شیخ غلام محمد صاحب |
| 8709 | عبدالمجید خان صاحب |
| 8710 | پیرزادہ غلام حسین صاحب |
| 8712 | عبدالرزاق صاحب |
| 8717 | سید عبدالغفار صاحب |
| 8721 | چوہدری بیرم خان صاحب |
| 8735 | مولوی اللہ دتہ صاحب |
| 8740 | امام الدین صاحب |
| 8753 | چوہدری احمد الدین صاحب |
| 8779 | قاضی محمد یوسف صاحب |
| 8799 | چوہدری صوبے خاں صاحب |
| 8801 | عبدالسمیع صاحب |
| 8843 | غلام رسول صاحب |
| 8849 | چوہدری سراج دین صاحب |
| 8851 | رحمت اللہ صاحب |
| 8884 | فضل الدین صاحب |
| 8979 | فتح محمد صاحب |
| 8981 | محمد علی خاں صاحب |
| 8992 | سید عنایت حسین شاہ صاحب |
| 8994 | منشی منظور اللہ صاحب |
| 8996 | سید محبوب عالم صاحب |
| 8997 | سید حافظ عبدالرحمٰن صاحب |
| 9000 | منشی بدر الدین صاحب |
| 9006 | شیخ انعام اللہ صاحب |
| 9009 | چوہدری محمد ابراہیم صاحب |
| 9014 | مستری غلام جعفر صاحب |

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی میں ۱۲ مارچ کو مولوی ابوالکلام آزاد ڈکٹیٹر آل انڈیا کانگرس کمیٹی گرفتار کر لئے گئے۔ آپ نے اپنے بعد مسز رتشی لاڈورانی کو ڈکٹیٹر نامزد کیا ہے۔

گاندھی جی کی ڈانڈی کو مارچ کی یادگار منانے کے لئے ۱۲ مارچ دہلی میں ہندوؤں نے ہڑتال کی۔ اور جلوس نکال کر گھنٹہ گھر کے قریب جمع ہو گئے۔ پولیس نے منتشر ہونے کا حکم دیا۔ اور پھر لاٹھی چارج کیا۔ چونکہ لوگ پھر بھی منتشر نہ ہوئے۔ اس لئے ہوا میں فائر کرنے پڑے۔

پشاور سے ۱۲ مارچ کی اطلاع ہے کہ متواتر انتباہ کے باوجود حاجی ترنگ زئی نے اپنے جمع کردہ لشکر کو منتشر نہیں کیا تھا۔ اس لئے ہوائی جہازوں کے ذریعہ اس کے گاؤں پر بم برسائے گئے۔ لشکر کی طرف سے بھی ایک ہوائی جہاز پر سخت فائر کئے گئے۔ جس کے جواب میں ہوائی جہاز نے مشین گن سے گولیاں چلائیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نو آدمی ہلاک اور سات مجروح ہوئے۔

نئی دہلی کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسلم کانفرنس کے اجلاس ۲۱ مارچ سے قبل فرقہ وار مسئلہ کے متعلق حکومت کی طرف سے اعلان ہونے کی قوی امید ہے۔ جس کے بعد مسلمانوں کو دستوری کمیٹیوں سے مقاطعہ کی ضرورت شاید نہ محسوس ہو۔ کہا جاتا ہے کہ اسی سلسلہ میں حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں سے دریافت کیا ہے کہ موجودہ وقت میں اس قسم کا اعلان موزوں ہوگا یا نہیں۔ اور کیا اس سے سیاسی صورت حالات کے بدتر ہو جانے کا اندیشہ تو نہیں۔

مرشد آباد کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے مکان کے احاطہ میں ۱۲ مارچ کی شب کو تین بم پھینکے گئے۔ لیکن کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔

بمبئی سے ۱۱ مارچ کی خبر ہے کہ آدھی رات کے وقت چار آدمی ایک اچھوت لیڈر کو اس کے مکان سے اٹھا کر تنہائی مقام پر لے گئے۔ اور دھمکی دی کہ اگر تم نے جداگانہ انتخاب کی یادداشت پر دستخط کئے۔ تو قتل کر دئے جاؤ گے۔ اور بعد میں واپس اس کے مکان کے قریب چلتی موٹر سے باہر دھکیل دیا۔

بمبئی سے ۱۱ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ صاحب چھوٹے اودے پور کی کوٹھی میں نقب لگا کر چور پچاس ہزار کی مالیت کے جواہرات وغیرہ اور سولہ سو روپیہ نقد لے گئے۔

آئرلینڈ میں ڈی ولیرا کی حکومت نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ وہ تمام سیاسی قیدی جو سابق حکومت نے جیلخانوں میں بند کر رکھے تھے۔ رہا کر دئے ہیں۔ عوام نے ان کا شاندار استقبال کیا اور انہیں آراستہ موٹرکاروں میں بٹھا کر جلوس نکالا۔

ریاست بھوپال کے مختلف حصص سے ۱۲ مارچ کو ہندوؤں نے جمع ہو کر ایک جلسہ کیا۔ اور اس کانفرنس سے پوری بے تعلقی کا اعلان کیا۔ جو بعض مہاسبھائی لیڈر وہاں کرنا چاہتے ہیں۔ مختلف قراردادوں میں اپنے حکمران سے کامل وفاداری اور ان کی بلا امتیاز مذہب و ملت معدلت گستری پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ بیرونی لیڈروں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ بھوپال تشریف لانے کی زحمت نہ اٹھائیں۔ کیونکہ ریاست کے ہندو اپنی شکایات کو خود بہتر طریق پر حل کرا سکتے ہیں۔

بمبئی کی ایک تازہ خبر ہے کہ چند ہندو شراب سے بدمست ہو کر ایک مسجد کے سامنے آ کر بیہودگی کا مظاہرہ کرنے لگے۔ اور مسلمان نمازیوں کے روکنے پر اور بھڑک اٹھے۔ مسجد پر خشت باری بھی کی۔ ہندو مسلمان کافی تعداد میں جمع ہو گئے۔ ہندوؤں نے سوڈے کی بوتلوں اور پتھروں وغیرہ سے حملہ کر دیا۔ پولیس نے آ کر بڑی مشکل سے ہنگامہ فرو کیا۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ گرفتاریاں چار مسلمانوں کی ہوئی ہیں۔

دہلی میں ۱۲ مارچ کو کانگرسیوں نے جو ادھم مچایا تھا۔ اس کے پیش نظر وہاں ایک ماہ کیلئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ لیکن اس کی خلاف ورزی میں اسی دن ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں ہجوم کافی تھا۔ جب جلوس ملکہ کے بت کے نزدیک پہنچا۔ تو لوگوں نے پولیس کے سپاہیوں پر جو وہاں آن ڈیوٹی تھے۔ سنگ باری شروع کر دی۔ اور سپاہیوں نے میونسپل بلڈنگ میں داخل ہو کر اپنی جانیں بچائیں۔ لوگوں نے اس بلڈنگ پر بھی پتھر برسائے۔ اور کھڑکیوں کے شیشے وغیرہ توڑ دئے۔ آخر پولیس کی کمک آئی اور اس نے لاٹھی چلا کر ہجوم کو منتشر کیا۔

اسمبلی کے اجلاس ۱۳ مارچ کو ۱۲ مارچ کے دن دہلی میں پولیس کے لاٹھی چارج پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا پیش ہوئی۔ لیکن پاس نہ ہو سکی۔

مجلس احرار دہلی کے پہلے ڈکٹیٹر مولوی عبدالماجد ۱۲ مارچ کو گرفتار کر لئے گئے۔

لاہور ۱۲ و ۱۳ مارچ کی درمیانی شب کے گیارہ بجے ایک ہندو فرم کے کارکن اپنے دفتر واقعہ کناری بازار میں بیٹھے روپیہ گن رہے تھے۔ کہ ریوالوروں سے مسلح چار نوجوانوں نے اندر داخل ہو کر فائر کئے۔ جس سے دو نو روپیہ گننے والے زخمی ہو گئے۔ لیکن ایک نوکر نوٹوں کے بنڈل اٹھا کر مکان کے اوپر چڑھ گیا۔ اور شور مچانے لگا۔ اس پر حملہ آور بھاگ گئے۔

ٹریبیون کے نامہ نگار نے لنڈن سے اپنی معلومات کی بنا پر لکھا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کے متعلق اپنی پالیسی میں فی الحال کسی قسم کی تبدیلی کے لئے تیار نہیں۔

بمبئی سے ۱۲ مارچ کی ایک خبر مظہر ہے کہ رنگ سازی کے ایک کارخانہ میں سٹیم کا نل پھٹ جانے کی وجہ سے تین مزدور فوراً ہلاک ہو گئے۔ اور دس کو شدید زخم آئے۔

منچوریا میں حال میں جو نئی حکومت قائم ہوئی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کے خلاف سخت بغاوت ہو گئی ہے۔ باغیوں نے سپہ سالار سمیت تمام فوج کو قید کر لیا۔ کارپوریشن بلڈنگ اور چار بنک لوٹ لئے۔ قید خانہ کو توڑ کر قیدیوں کو رہا کر دیا

وائسرائے ہند ۱۸ اپریل کو سر گریفتھ کو صوبہ سرحد کی گورنری کا قلمدان سپرد کریں گے۔ اور ۲۰ مارچ کو صوبہ سرحد کی پہلی کونسل کا افتتاح کریں گے۔ آپ ہوائی جہاز کے ذریعہ پشاور پہنچیں گے

بمبئی پولیس نے ایک سوداگر کو آرڈی ننس کے ماتحت اس وجہ سے گرفتار کیا ہے کہ اس نے ہڑتال کے سلسلہ میں اپنی دکان بند کی تھی۔

احمد آباد کی ایک خبر ہے کہ مختلف دیہات میں حکومت نے کئی ایسے زمینداروں کا نصف لگان معاف کر دیا ہے۔ جنہوں نے کانگرس کی شورش کو دبانے میں اس سے تعاون کیا

حکومت ہند نے چار ماہر مصوری و نقاشی کو انڈیا ہاؤس لنڈن کی زیبائش کے لئے روانہ کیا تھا۔ لیکن اقتصادی مشکلات کے باعث چونکہ اس کام کو ملتوی کرنا پڑا ہے اس لئے وہ واپس آ گئے ہیں۔

چیمبر آف کامرس اور یورپین ایسوسی ایشن بمبئی کے نمائندوں نے لوتھین کمیٹی میں شہادت دیتے ہوئے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے جداگانہ انتخاب کے نفاذ پر بہت زور دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ جموں ابھی چند روز دہلی میں ٹھیریں گے۔ پولو کے لئے ان کے ۱۹ گھوڑے وہاں بھیجے گئے ہیں۔

لاہور میں ڈاکہ کی ایک خبر اوپر دی جا چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکو جو سائیکل پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ ان سے سراغ لگا کر پولیس نے ڈی اے وی کالج لاہور کے پانچ طلباء کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے۔

۱۴ مارچ سے صوبہ سرحد کا پہلا انگریزی اخبار "خیبر میل" پشاور سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔

یورپین ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر ولیرز جن پر پچھلے دنوں کلکتہ میں حملہ ہوا تھا دارجلنگ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت برطانیہ کو چاہیئے۔ جس قدر جلد ہو سکے۔ ہندوستان کو صوبجاتی خود مختاری دیدے اور ساتھ ہی مرکزی تحفظات کے ساتھ تدریجاً مرکزی ذمہ داری عطا کی جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا